ساوتری کی پریشانیاں

رام پور گاؤں میں ایک لڑکی رہتی تھی جس کا نام ساوتری
تھا۔ وہ اپنے بھائی راجو اور اپنی ماں کے ساتھ رہتی تھی۔
ساوتری بہت ایماندار لڑکی تھی۔ وہ ہمیشہ سب کی مدد
کرتی تھی۔ کسی غریب کو کھانا کھلاتی تو کبھی پیاسے
کو پانی پلاتی۔ اس کا دل بہت نیک اور صاف تھا۔ وہ لوگ
بہت غریب تھے پھر بھی سب کی مدد کرتے تھے۔ ساوتری کی
ماں دوسروں کے گھر میں کام کرتی تھی۔ اور راجو بازار میں دوسروں
کے دکان پر کام کرتا تھا۔ ساوتری کی ماں اور راجو اس لیے
کام کرتے تھے کہ اس بہن اچھے سے پڑھائی کر سکے۔ لیکن وہ
لوگ اتنا نہیں کما پاتے۔ انہیں دو وقت کی روٹی بھی کسی دن
نصیب نہیں ہوتی لیکن پھر بھی کسی طرح اپنی زندگی بسر کرتے
تھے۔ ایک دن کی بات ہے۔ ساوتری کی ماں بہت بیمار پڑ
گئی۔ ان کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ وہ اپنی ماں کے لیے دوا
لا سکے۔ راجو نے ساوتری سے کہا تم ماں کے پاس رہنا میں ابھی
آتا ہوں۔ اتنا کہکر راجو دوڑتا ہوا کہیں چلا گیا۔ راجو دن
بھر محنت کرتا رہا تب بھی اسے اتنا پیسہ نہیں ملا کہ وہ اپنی
ماں کے لیے دوا لے سکے وہ دکھی ہوکر گھر واپس آیا۔ ساوتری
نے پوچھا تم ماں کے لیے دوا لے آئے۔ راجو نے کہا ہمارے پاس
اتنے پیسے نہیں ہے کہ ہم ماں کے لیے دوا لا سکے۔ ساوتری نے

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

کہا اب ہم کیا کریں۔ ماں کے لیے دوا کہاں سے لائیں۔ تبھی سماوتری
نے کہا ہم کسی سے پیسہ ادھار لے کر ماں کے لیے دوا لے آئیں گے۔ بعد
میں ہم دونوں کام کر کے ادھار چکا دیں گے۔ راجو نے کہا ٹھیک ہے۔
تم جا کر کسی سے ادھار پیسہ لے آؤ۔ سماوتری دوڑ کر گئی
اور پیسے لے کر آئی۔ پیسہ پا کر دونوں بھائی بہن بہت خوش
ہوئے۔ راجو نے پیسہ لے کر دوا کی دکان پر گیا۔ اور وہاں
سے اپنی ماں کے لیے دوا لے کر آیا۔ سماوتری نے ماں کو دوائیاں
دی۔ کچھ دن بعد ماں بھی ٹھیک ہو گئی۔ ماں نے سماوتری سے
کہا بیٹی میں کام پر جا رہی ہوں۔ سماوتری نے کہا ماں آپ
کام کرنے نہیں جاؤ گی۔ آپ کچھ دن آرام کرو جب آپ اچھی
طرح ٹھیک ہو جاؤ گی تب جانا۔ ماں نے کہا اگر میں کام پر نہیں
جاؤں گی تو گھر کا خرچ کیسے چلے گا۔ سماوتری نے کہا میں
کام پر جاؤں گی۔ جہاں آپ کام کرتی تھی۔ یہ سن کر ماں کے
آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ تبھی راجو دوڑ کر آیا۔ اور کہنے لگا ماں
مجھے کام مل گیا ہے۔ سماوتری نے پوچھا کہاں۔ راجو نے کہا شہر میں
میرا ایک دوست ہے سماجن۔ اسی نے بتایا ہے۔ سماوتری نے کہا
تم شہر جا کر کام کروگے۔ راجو نے کہا میں ہی نہیں ہم سب لوگ شہر
چلے گے۔ ہم یہ گاؤں چھوڑ کر کیسے جائے۔ ماں نے کہا یہ ہمارا گاؤں
ہے ہم کبھی نہ کبھی کام ڈھونڈ کے کام کریں گے۔ ہم شہر نہیں جائے گے

ساوتری نے کہا ماں بھائی نے ٹھیک تو کہا ہم شہر جا کر کام کرتے
تھے۔ ماں دونوں بچوں کو خوش ہوتا دیکھ کر کہا ٹھیک ہے۔ دونوں
نے ایسا: اپنا سامان باندھ کر کہا ہم صبح ہی چلے جائیں گے۔ راجو
ساوتری اور ماں اسٹیشن آئے۔ تینوں ریل گاڑی آنے کا
انتظار کرنے لگے۔ کچھ ہی دیر میں ریل گاڑی آگئی۔ سارے
لوگ جلد جلد اندر بیٹھنے لگے۔ ریل گاڑی تھوڑی دیر باہر
نکلنے والی تھی۔ ماں نے کہا بیٹا بہت زوروں کی پیاس لگی ہے۔
پانی جا کر لے آؤ۔ ساوتری نے کہا راجو بھیا ماں کا خیال
رکھنا پانی لے کر میں ابھی آتی۔ ساوتری نے کہا: ساوتری
پانی لینے چلی گئی۔ اتنے میں گاڑی اسٹیشن سے نکلی۔ راجو ریل
گاڑی کی دروازے سے ساوتری کو پکارنے لگا۔ ساوتری دوڑتی
ہوئی آرہی تھی۔ ریل گاڑی بہت تیز چل رہی تھی۔ جس کی
وجہ سے ساوتری ریل گاڑی کے اندر نہیں جا سکی۔ اور ریل
گاڑی چلی گئی۔ ساوتری روتے ہوئے اپنے ماں اور بھائی
کو یاد کرنے لگی۔ اور وہاں بیٹھ گئی۔ کچھ دیر بعد وہ اپنے گھر
چلی گئی۔ اور اکیلے رہنے لگی۔ وہ گاؤں میں سارے گھروں میں
کام کر کے اپنا گزر بسر کرنے لگی۔ وہ ہر روز اسی انتظار میں
تھی کہ اس کی ماں اور اس کے بھائی کا خط آئے گا۔ ایک دن
اس کے پاس ایک آدمی خط لے کر آیا۔ اور ساوتری کو

دے دیا۔ سماء وتبری نے خط پڑھا۔ اس میں لکھا تھا کہ سماء وتبری
میں اور ماں بھیا ٹھیک ہے۔ سماء وتبری خوش ہو گئی۔ اس کے
اندر اور کچھ تھا۔ اس نے دیکھا تو پیسا تھا۔ اب سماء وتبری نے اس
اس پیسے سے اپنا خود کا دوکان کھولا اور اس میں کام کرنے
لگی۔ کچھ دن بعد ~~وہ~~ اس کے ماں اور بھائی گھر آئے۔ دونوں نے
سماء وتبری کو گلے سے لگا لیا۔ سماء وتبری بہت خوش تھی۔ اس نے
کئی سال بعد اپنے ماں اور بھائی کو دیکھا اور رونے لگی۔ اب
تینوں خوشی سے رہنے لگے۔ سماء وتبری اب بہت خوش تھی اور
وہ بہت پڑھے۔ اسکول میں پڑھائی کر رہی تھی۔ سماء وتبری کا
سپنا تھا کہ وہ آئی اے ایس بنے اور اس کا سپنا پورا ہوا۔ وہ
آئی اے ایس بن گئی اور مسکینوں غریبوں کی مدد کرتی رہی۔
سماء وتبری کے اچھے کام کو دیکھ کر لوگ اس کو بہت پیار سے دعا
دیتے تھے۔ اب وہ بہت خوش تھی۔ اب تینوں گاؤں بھر میں سب کی
مدد کرتے تھے۔

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).